"طبقات الحنفیہ اور اس کے مؤلفین"

ڈاکٹر عبد الرشید، شعبۂ عربی، پٹنہ کالج، پٹنہ ۵

"طبقات الشافعیہ اور اُس کے مؤلفین" کے ذیل میں ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ائمہ اربعہ کے تلامذہ اور ان کے متبعین نے اپنے اپنے مسلک کے فقہاء اور مجتہدین کے حالات اور نادر اقوال کے مدون کرنے میں بڑی کاوشیں کی ہیں۔ اور ہر مسلک کے ماننے والوں نے اس فن پر بہت اچھا ذخیرہ جمع کر دیا ہے[1]۔ اس وقت ہم صرف ان کتابوں کا جائزہ لیں گے جو حنفی مسلک کے فقہاء اور مجتہدین کے سیر و تراجم پر تالیف کی گئی ہیں۔ حوالجات کی کتابوں میں تفتیش کرنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ اس فن پر احناف نے بھی بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ان میں سے اکثر و بیشتر کتابیں نذر ایام ہو چکی ہیں۔ اور ان کے ایک دو نسخے بھی دنیا کے کسی کتب خانے میں نہیں پائے جاتے اور نام کے سوا ان کے متعلق دوسری معلومات بھی فراہم نہیں ہو پاتیں۔ بلکہ بعض کتابوں کے نام و نشان تک محفوظ نہیں رہ سکے۔ اور بعض مؤلفات کے مؤلفین کا صحیح طور پر فیصلہ کرنا اب مشکل ہو چکا ہے۔

شیخ عبد القادر قرشی متوفی ۷۷۵ھ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پہلے مصنف ہیں جنھوں نے حنفی مسلک فقہاء کے سیر و تراجم پر اپنی کتاب "الجواہر المضیئۃ" تصنیف کی ہے، حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اور خیر الدین زرکلی نے الاعلام میں اس دعویٰ کی توثیق کی ہے۔ مگر یہ دعویٰ بالکل بے بنیاد ہے جیسا کہ ہم ان کی کتاب پر گفتگو کرتے وقت

---

[1] دیکھئے: "برہان" اکتوبر ۱۹۷۵ء۔

بتائیں گے ۔ بلکہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ پانچویں صدی ہجری کے آخر سے اس فن پر کتابیں تصنیف کی جانے لگی تھیں ۔ اور شہادت کے طور پر ہم عبدالملک بن ابراہیم ہمدانی کو پیش کر سکتے ہیں جن کی وفات پانچویں صدی کے آخر میں یا چھٹی صدی کے بالکل اوائل میں ہوئی ہے ۔ (جن کے استاذ شیخ ابراہیم دھستانی کی وفات سنہ ۵۰۳ھ میں ہوئی ہے اور لڑکے محمد ہمدانی کی وفات سنہ ۵۲۱ھ میں ہوئی ہے) اور انھوں نے دو کتابیں تالیف کی تھیں، ایک طبقات الشافعیہ کے نام سے اور دوسری طبقات الحنفیہ کے نام سے ۔

مزید براں یہ بہت ہی حیرت و استعجاب کی بات ہے کہ شوافع نے تو اپنے مسلک کے فقہاء کے حالات پر پانچویں صدی میں بکثرت کتابیں تصنیف کی ہوں اور احناف نے اس سلسلہ میں کوئی اقدام نہ کیا ہو صرف پانچویں صدی کے نصف آخر میں شافعی المسلک فقہاء کے سیر تراجم پر چھ، سات کتابیں ملتی ہیں اور آٹھویں صدی تک ان کی تعداد بیس سے زائد ہو جاتی ہے جن کی تفصیلات پر ہم پہلے مضمون میں روشنی ڈال چکے ہیں ۔

اس لئے قرین قیاس یہی ہے کہ عبدالملک ہمدانی کے بعد دوسرے احناف نے بھی اپنے فقہاء کے حالات پر کتابیں ضرور تصنیف کی ہوں گی ۔ مگر ان کی تالیفات کی محافظت نہ کی جا سکی اور وہ سب ضائع ہو گئیں یا پھر ذاتی کتب خانوں کی زینت بنی ہوئی ہیں، یہی وجہ ہے کہ عبدالملک ہمدانی کے بعد آٹھویں صدی کے نصف تک کسی ایک مصنف کا نام نہیں معلوم ہوتا جنھوں نے اس فن پر کام کیا ہو ۔

اب ہم ان کتابوں کا تذکرہ —— جن کے بارے میں کسی طرح کی اطلاع مل سکی ہے —— ان کے مصنفین کے سن وفات کے اعتبار سے کریں گے ۔ صرف بعض کتابوں کو آخر میں ان کے اسماء کے لحاظ سے بیان کریں گے ۔ اس لئے کہ ان کے مؤلفین کے بارے میں کسی طرح کی معلومات حاصل نہ ہو سکیں ۔ جس کی وجہ سے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو چکا ہے کہ وہ کتابیں کس دور میں تصنیف کی گئیں ۔ (۱) عبدالملک بن ابراہیم بن احمد ہمدانی تقریباً سنہ ۵۰۰ھ[1] ۔

---

[1] حالات کے لئے دیکھئے : الجواہر المضیۃ ۱/ ۳۳۰، الفوائد البہیۃ ص : ۱۱ (ابراہیم دھستانی کے حالات میں) وص: ۴۷، الأثمار الجنیۃ : ۱۳۷ (الف) مخطوطہ خدا بخش لائبریری، پٹنہ ۔

ان کی کتاب "طبقات الحنفیہ" ہے، جیساکہ "الفوائد البھیۃ" کے مؤلف نے ان کے اور ان کے شیخ ابراہیم بن محمد سجستانی متوفی ۵۰۳ھ کے حالات کے ضمن میں بیان کیا ہے۔ کہ عبدالملک ھمدانی کی دو کتابیں ہیں، ایک "طبقات الحنفیہ" ہے اور دوسری "طبقات الشافعیہ" ہے مگر ملا علی قاری نے اپنی کتاب "الأثمار الجنیۃ فی أسماء الحنفیۃ" میں اور شیخ عبدالقادر قرشی نے اپنی کتاب "الجواہر المضیۃ" میں لکھا ہے کہ یہ دونوں کتابیں عبدالملک ھمدانی کے لڑکے محمد ہمدانی متوفی ۵۲۱ھ کی تصنیف ہیں۔ عبدالملک مسلکاً حنفی تھے اور ان کے لڑکے محمد شافعی تھے۔ اس لئے قرشی اور ملا علی قاری نے محمد کا تذکرہ ان کے والد کے حالات کے ذیل میں کیا ہے۔ حوالہ کی دوسری کتابوں میں محمد ہمدانی کی تالیفات کی فہرست میں "طبقات الحنفیہ" کا ذکر کہیں نہیں ملتا۔ الاعلام (۷/۱۲۷)، کشف الظنون (۲/۱۱۵) ہدیۃ العارفین (۲/۸۵) اور طبقات السبکی (۴/۸۰) وغیرہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد ہمدانی کی کتاب کا نام "طبقات الفقہاء" ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ کتاب شافعی المسلک فقہاء کے حالات پر مشتمل ہے، اس لئے کہ یہ مسلکاً شافعی تھے! اور اسی وجہ سے تاج الدین سبکی نے اپنی کتاب "طبقات الشافعیۃ الکبری" میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور اس کتاب کا ذکر کرتے وقت سبکی نے اس طرف اشارہ نہیں کیا ہے کہ محمد ہمدانی کی یہ کتاب احناف کے حالات پر مشتمل ہے، اس لئے بظاہر درست یہی معلوم ہوتا ہے کہ عبدالملک ہی دو کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان میں سے ایک طبقات الحنفیہ ہے اور دوسری طبقات الشافعیہ ہے یا کم از کم حنفی المسلک فقہاء کے سیر و تراجم پر ان کی کوئی کتاب ضرور ہے۔

(۲) ابراہیم بن علی بن عبدالواحد بن عبدالمنعم طرسوسی، نجم الدین، صاحب "الفتاوی الطرسوسیۃ" (۷۲۱-۷۵۸)[1]

ان کی کتاب "وفیات الأعیان فی مذہب النعمان" ہے۔

(کشف الظنون ۲/۱۰۹۸، ہدیۃ العارفین ۱/۱۶)

(۳) عبدالملک بن محمد بن ابراہیم بن غنائم صالحی، حنفی، صلاح الدین، متوفی ۷۶۹ھ[2] ان کی کتاب "طبقات الحنفیۃ" ہے

---

[1] الدرر الکامنۃ ۱/۳۴، الأعلام ۱/۴۶ - الجواہر المضیۃ ۱/۸۱ — اس کتاب میں ان کا نام "احمد بن علی" ہے اور صاحب الفوائد البھیۃ (ص: ۱۱) نے لکھا ہے کہ پہلا یعنی "ابراہیم بن علی" زیادہ صحیح ہے۔

[2] ہدیۃ العارفین ۱/۶۶۴

(کشف الظنون ۲/۱۰۹۸، ہدیۃ العارفین ۱/۶۶۴)

(۴) مسعود بن شیبہ بن حسین، امام عماد الدین سندی، شیخ الاسلام[1]

ان کی کتاب کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ شیخ عبد القادر قرشی نے اپنی کتاب الجواہر المضیۃ میں لکھا ہے کہ ان کی دو کتابیں ہیں۔

ایک "کتاب التعلیم" ہے اور دوسری "ہمارے اصحاب (یعنی احناف) کی طبقات" ہے، بہت ممکن ہے کہ اس کا نام بھی طبقات الحنفیہ ہو۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون (۲/۱۰۹۸) میں بیان کیا ہے کہ الجواہر المضیۃ کے حواشی پر ابن الشحنہ کی یہ تحریر ملتی ہے: "ہمارے اصحاب کے طبقات کو امام مسعود ابن شیبہ عماد الدین سندی نے جمع کیا ہے۔ پھر حاجی خلیفہ نے اس کتاب کے بارے میں اپنی رائے ان الفاظ میں پیش کی ہے۔ کہ: اس کتاب کا اکثر و بیشتر حصہ "الشقائق النعمانیہ" اور اس کے ذیول کے ان افراد پر مشتمل ہے جو مسلکاً حنفی تھے"

(۵) عبد القادر بن محمد قرشی، حنفی، محی الدین، ابو محمد بن ابی الوفاء۔ (۶۹۶ — ۷۷۵ھ)[2]

ان کی کتاب "الجواہر المضیئہ فی طبقات الحنیفہ" ہے۔

قرشی نے کتاب کے خطبہ میں وجہ تصنیف پر کلام کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "میں نے کسی شخص کو نہیں پایا جس نے ہمارے اصحاب کے طبقات اور ان کے حالات سے متعلق کوئی کتاب تالیف کی ہو۔ حالانکہ ان کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ شمار نہیں کئے جا سکتے"۔ اس لئے شیخ قطب الدین عبد الکریم الحلبی، ابو العلاء البخاری، ابو الحسن السبکی اور ابو الحسن الماردینی کی امداد و اعانت سے قرشی نے اپنے مسلک کے فقہاء کے طبقات کو مدون کیا۔ اور یہ کتاب بہت سے فقہاء کے حالات اور ان کی فقہی افادات پر مشتمل ہو گئی۔

قرشی کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فن میں یہ پہلے مصنف ہیں اور ان کی کتاب یہ پہلی کتاب ہے۔ الاعلام اور کشف الظنون کی عبارتوں سے بھی اس خیال کی تائید ہوتی ہے حالانکہ

---

[1] الجواہر المضیۃ ۲/۱۶۹۔ ان کی پیدائش اور وفات کی تاریخیں معلوم نہ ہو سکیں۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ان کی وفات صاحب الجواہر شیخ عبد القادر قرشی متوفی ۷۷۵ھ سے پہلے ہوئی ہے۔

[2] حالات کے لئے دیکھئے: الاعلام ۴/۱۶۸، ہدیۃ العارفین ۱/۵۹۹، الدرر الکامنۃ ۲/۳۹۶

صحیح یہ ہے کہ ان سے پہلے ایک سے زاید کتابیں تصنیف کی جا چکی تھیں۔ خود قرشی نے مسعود بن شیبہ کے حالات کے ضمن میں تصریح کی ہے کہ ان کی ایک کتاب ہمارے اصحاب کی طبقات ہے اور ان کی دوسری کتاب "کتاب التعلیم" سے الجواہر المضیئۃ کے مقدمہ میں استفادہ بھی کیا ہے۔

بہرحال موجودہ زمانہ میں قرشی سے پہلے کی تمام کتابیں ناپید ہو چکی ہیں اور ان کا کوئی سراغ نہیں ملتا، اور اس فن پر پائی جانے والی تمام کتابوں میں "الجواہر المضیئۃ" پہلی کتاب ہے۔ یہ کتاب کسی قدر مبسوط ہے اور حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب ہے۔ کتاب کے آخر میں ان فقہاء کا تذکرہ کیا گیا ہے جو کسی لقب یا کنیت سے مشہور ہیں، یہ کتاب بعد کی تمام کتابوں کے لئے سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس کتاب کا ایک نسخہ خدا بخش لائبریری پٹنہ میں رقم ۲۴۴۸-۲۴۴۹ کے تحت محفوظ ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے انگریزی فہرست ۱۲/۹۴۔

دوسرا نسخہ برلن لائبریری میں ۱۰۰۲۰ نمبر کے تحت محفوظ ہے (فہرست مکتبہ برلن ۱۹)
تیسرا نسخہ ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ کی لائبریری میں محفوظ ہے۔ (فہرست ایشیاٹک سوسائٹی لائبریری: ۵۴)
اور دو مزید نسخے کتب خانہ خدیویہ، مصر میں محفوظ ہیں (فہرست کتب خانہ خدیویہ ۴۲/۵)
یہ کتاب دو جلدوں میں دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد سے ۱۳۳۲ھ میں شائع ہو چکی ہے۔

(۶) ابراہیم بن أیدمر علائی، قاہری، حنفی، مشہور با بن دُقماق، شیخ صارم الدین، متوفی ۸۰۹ھ[1]
ان کی کتاب "نظم الجمان فی طبقات أصحاب إمامنا النعمان" ہے۔

حاجی خلیفہ نے کشف الظنون (۱۰۹۸/۲) میں لکھا ہے کہ: ابن دُقماق کی تحریر کردہ اس کتاب کی پہلی اور دوسری جلدیں میری نظر سے گذر چکی ہیں، مؤلف نے اس کتاب کا نام "نظم الجمان" رکھا تھا اس کتاب کے حاشیہ پر بعض علماء کی یہ تحریر ثبت ہے کہ: شیخ مجد الدین نے شیخ عبدالقادر قرشی کی کتاب کا اختصار کیا ہے، اس لئے شیخ کی کتاب "الجواہر المضیئۃ" کی مختصر ہے نہ کہ کوئی نئی تصنیف۔ لیکن شیخ نے تھوڑے بہت اضافے بھی کئے ہیں اور ابنِ دُقماق نے برائے نام اضافہ کیا ہے۔ حاجی خلیفہ نے یہ بھی بیان کیا ہے

---

[1] ہدیۃ العارفین ۱۸/۱، الضوء اللامع ۱۴۵/۱، الأعلام ۶۱/۱۔

کہ عبدالکریم بن قطب الدین نے مجھ کو اطلاع دی کہ ان کے پاس "نظم الجمان" کے دو نسخے تھے! اور اس تصنیف کی وجہ سے ابن دُقماق سخت آزمائش میں پڑ گئے۔ اس لئے کہ اس میں بعض ایسی باتیں ذکر کی گئی تھیں۔ جو امام شافعیؒ کی شان کے خلاف تھیں۔ اور ان باتوں کے متعلق قاضی جلال الدین کی مجلس میں جواب کا مطالبہ کیا گیا۔ تو انھوں نے اس طرح معذرت کی کہ یہ باتیں طرابلسی کی اولاد کے پاس محفوظ ایک کتاب سے نقل کی گئی ہیں، پھر قاضی نے ان کی زجر و توبیخ کی۔

اس کتاب کی ابتدا، "الحمد لله الذی رفع طبقات العلماء الأعلام الخ سے ہوتی ہے پہلی جلد امام أعظم ابو حنیفہؒ کے مناقب و فضائل پر مشتمل ہے، اور دوسری اور تیسری جلدیں ان کے اصحاب کے متعلق ہیں۔

اس کتاب کا ایک نسخہ برلن لائبریری میں ۱۰۰۲۲ نمبر کے تحت محفوظ ہے (فہرست مکتبہ برلن ۹/ ۴۳۷)

دوسرا نسخہ پیرس کی لائبریری میں ۲۰۹۶ نمبر کے تحت محفوظ ہے (فہرست پیرس لائبریری ۱/ ۳۷۲)

(۷) محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم بن عمر شافعی، فیروزآبادی، شیرازی، شیخ مجد الدین، ابو طاہر متوفی ۸۱۷ھ[1]

ان کی کتاب "المرقاۃ الوفیۃ فی طبقات الحنفیۃ" ہے۔

(الأعلام ۸/ ۱۹، ہدیۃ العارفین ۲/ ۱۸۰، کشف الظنون ۲/ ۱۰۹۸)

اس فن میں شیخ مجد الدین کی دوسری تصنیف "الأعطاف الحنفیۃ فی أشراف الحنفیۃ" ہے۔

(ہدیۃ العارفین ۲/ ۱۸۱، الکشف ۱/ ۱۴۹، فہرست مکتبہ برلن ۹/ ۴۴۳ —— فہرست برلن میں صرف کتاب کا نام ملتا ہے اور مصنف کا نام مذکور نہیں ہے)

(۸) محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد العینی، قاضی بدر الدین، ابو محمد، متوفی ۸۵۵ھ[2]۔ ان کی کتاب "طبقات الحنفیہ" ہے۔

(مفتاح السعادۃ ۱/ ۲۱۶، الضوء اللامع ۱۰/ ۱۳۱)

---

[1] حالات کے لئے دیکھئے: شذرات الذہب ۷/ ۱۲۶، البدر الطالع ۲/ ۲۸۰، الضوء اللامع ۱۰/ ۹۷

[2] الشذرات ۷/ ۲۸۶، الضوء اللامع ۱۰/ ۱۳۱، الأعلام ۸/ ۳۸۔

(۹) قاسم بن قطلوبغا بن عبداللہ حنفی، شیخ زین الدین، ابوالعدل (۸۰۲ — ۸۷۹ھ)[1]
ان کی کتاب "تاج التراجم فی طبقات الحنفیۃ" ہے۔

یہ کتاب بہت مختصر ہے، اس میں صرف انہی لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے جو صاحبِ تصنیف ہیں۔ اور صرف تین سو تیس فقہا کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ مؤلف نے اس کتاب کی تدوین میں الجواہر المضیۃ اور اپنے استاذ تقی الدین مقریزی کی یادداشت سے مدد لی ہے۔

اس کا ایک مخطوطہ برلن لائبریری میں ۱۰۰۲۳ نمبر کے تحت محفوظ ہے (فہرست مکتبہ برلن ۹/۴۳۸)
دوسرا قلمی نسخہ ویتین لائبریری میں ۱۱۷۴ نمبر کے تحت محفوظ ہے (فہرست مکتبہ ویتین ۱/ ۳۳۹)
یہ کتاب لیپسیک سے ۱۲۸۸ھ میں طبع ہو چکی ہے۔ اس کے ساتھ خواجہ جوستاف فلیجل کی تیار کردہ اسماء رجال کی فہرست اور نوٹس ہیں۔

(۱۰) محمد بن محمود بن خلیل قونوی، شمس الدین، معروف بابن آجا، متوفی ۸۸۱ھ۔ ان کی کتاب "طبقات الحنفیۃ" ہے اور تین جلدوں پر مشتمل ہے۔
(الاعلام ۷/ ۳۰۹، کشف الظنون ۲/ ۱۰۹۸)

(۱۱) محمد بن محمد بن محمود حنفی، حلبی، قاضی محب الدین، ابوالفضل، معروف بہ ابن شحنہ۔ (۸۲۰ - ۸۹۰ھ)[2] ان کی تصنیف کا نام بھی "طبقات الحنفیہ" ہے۔
(ایضاح المکنون ۲/ ۷۸، الأعلام ۷/ ۲۷۹)

(۱۲) احمد بن سلیمان بن کمال پاشا، شمس الدین، متوفی ۹۴۰ھ[3]
ان کی تصنیف "طبقات الفقہاء" ہے اور سات طبقات پر مشتمل ہے۔ (الاعلام ۱/ ۱۳۰)

---

[1] حالات کے لئے دیکھئے: الأعلام ۷/ ۳۰۹۔ الضوء اللامع ۱۰/ ۴۳

[2] الأعلام ۷/ ۲۷۹۔ ایضاح المکنون ۲/ ۷۸۔ الشذرات ۷/ ۳۴۹۔ البدر الطالع ۲/ ۲۶۳

[3] الفوائد البہیۃ: ۲۱۔ الأعلام ۱/ ۱۳۰۔ ہدیۃ العارفین ۱/ ۱۴۱۔
[4] الاعلام ۶/ ۱۳۲ البدر الطالع ۲/ ۴۵ الضوء ۷/ ۱۸۴

اس کا ایک نسخہ برلن لائبریری میں ۹۹۹۴ نمبر کے تحت محفوظ ہے۔ (فہرست مکتبہ برلن ۴۲۳/۹)

ابنِ کمال پاشا کی دوسری کتاب "طبقات المجتہدین" ہے (الاعلام ۱۳۰/۱، الکشف ۱۱۰۶/۲)

(۱۳) محمد بن علی بن احمد بن طولون دمشقی، صالحی، حنفی، شمس الدین (۸۸۰ - ۹۵۳)[1]

ان کی کتاب "الغرف العلیہ فی تراجم متأخری الحنفیۃ" کے نام سے موسوم ہے۔

(الاعلام ۱۸۴/۷، کشف الظنون ۱۰۹۸/۲)

اس کتاب کی دوسری اور تیسری جلدیں برٹش میوزیم میں ۶۴۵ نمبر کے تحت محفوظ ہے۔

(فہرست برٹش میوزیم ۴۳۴/۱)

(۱۴) ابراہیم بن محمد بن ابراہیم حلبی، حنفی، متوفی ۹۵۶ھ[2]

ان کی کتاب کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ کشف الظنون (۱۰۹۸/۲) اور فہرست برلن لائبریری

(رقم ۱۰۰۳۱)

دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فقہاء احناف کے سیر و تراجم پر ان کی بھی ایک کتاب ہے۔

(۱۵) محمد بن أمر اللہ بن آق شمس الدین رومی، متوفی ۹۵۹ھ[3]

ان کی کتاب "طبقات الحنفیۃ" ہے۔ (ایضاح المکنون ۲۴۴/۲ - الکشف ۱۰۹۸/۲)

(۱۶) علی بن امر اللہ بن عبد القادر رومی، معروف بہ ابن الحنائی (۹۱۶ - ۹۷۹)[4]

حنفی فقہاء کے حالات اور نادر اقوال پر ان کی بھی ایک تصنیف ہے۔ اس کی طرف فہرست برلن لائبریری کے مرتب نے بھی اشارہ کیا ہے۔ مگر کتاب کا نام تحریر نہیں کیا ہے، اور

---

[1] الهدية ۲۰۲/۱، الشذرات ۲۹۸/۸ - الفلک المشحون (خود نوشت سوانح عمری) کشف الظنون ۱۰۹۸/۲، ۱۲۰۲ — اس میں ان کا نام "اسحاق بن حسن" مذکور ہے

[2] الکشف ۱۸۱۴/۲، الأعلام ۶۴/۱ — اس میں مذکور ہے کہ ان کی کتاب "مختصر طبقات الحنابلہ" ہے۔ ممکن ہے کہ یہ دوسری کتاب ہو۔

[3] ہدیۃ العارفین ۲۴۴/۲

[4] ہدیۃ العارفین ۷۴۸/۱

مؤلف کا نام اس طرح ذکر کیا ہے : علی بن امر اللہ "قنالی زادہ"[1] اور صحیح "حنائی زادہ" ہے۔ فہرست مکتبہ ویّین کے مرتّب نے ان کے نام کے متعلق مزید اختلافات کی طرف اشارے کئے ہیں۔[2]

ان کی کتاب کے متعلق حاجی خلیفہ کی تحریر ملاحظہ کیجئے وہ لکھتے ہیں کہ : علی بن امر اللہ ابن الحنائی نے ۲۱ طبقات پر مشتمل ایک مختصر سی کتاب مرتب کی ہے۔ اس میں صرف مشاہیر کا تذکرہ کیا ہے اس کی ابتداء امام اعظم ابو حنیفہؒ کے حالات سے ہوتی ہے اور خاتمہ "احمد بن سلیمان بن کمال پاشا" کے تذکرہ پر ہوتا ہے۔ اس کتاب کی پہلی عبارت "الحمد للہ رب العلمین" ہے۔[3]

صاحب کشف کی یہ تحریر کتاب سے متعلق چار بنیادی خصوصیتوں کی طرف اشارہ کرتی ہے:-

(۱) کتاب کی ابتداء "الحمد للہ رب العلمین" سے ہوتی ہے۔

(۲) کتاب بہت ہی مختصر ہے اور صرف مشاہیر کے تذکروں پر مشتمل ہے۔

(۳) پہلا تذکرہ امام اعظم کا ہے اور آخری تذکرہ احمد بن کمال پاشا متوفی ۹۴۰ھ کا ہے۔

(۴) یہ کتاب اکیس طبقات پر مشتمل ہے۔

مذکورہ بالا چار بنیادی خصوصیتیں بہت ہی اہمیت کی حامل ہیں۔ ان کے ذریعہ بہت سے مخطوطات کی واضح تصویر سامنے آجاتی ہے۔ جنکے ٹائٹل پیج پر یا تو سرے سے مولف کا نام ہی مذکور نہیں ہے یا مذکور ہے تو پھر کسی غلط مؤلف کا۔ ان تمام قلمی نسخوں کا تذکرہ تفصیل کے ساتھ یکے بعد دیگرے آرہا ہے۔

اس کتاب کا ایک نسخہ ویّین لائبریری میں ۱۱۸۶ نمبر کے تحت محفوظ ہے[4]۔ اس لائبریری کی فہرست میں کتاب کا نام "مختصر فی طبقات الحنفیہ" مذکور ہے۔ اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ٹائٹل پیج پر کتاب کے

---

[1] فہرست برلن لائبریری ۹/۴۴۳۔

[2] فہرست مکتبۃ ویّین ۲/۳۵۲۔

[3] کشف الظنون ۲/۱۰۹۸۔

[4] فہرست مکتبۃ ویّین ۲/۳۵۲

مؤلف کا نام مذکور نہیں ہے۔ لیکن فہرست کے مرتب کی رائے ہے کہ یہ کتاب "ابن الحنائی" کی تالیف کردہ ہے۔ پھر مرتب نے کتاب کی ابتدائی عبارتوں کو ذکر کیا ہے:۔

"الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ علی سیدنا محمد وآلہ الخ۔ فھذا الکتاب مختصر فی ذکر طبقات الحنفیۃ۔ ذکرتُ فیہ المشاہیر من الأئمۃ الذین نقلوا علی [علم] الشریعۃ من کل طبقۃ ونثروھا [ونشروھا] بین الأمۃ مع سلسلتھم علی طبقاتھم واحوالھم علی درجاتھم الأقدم فالأقدم علی الترتیب البلیغ والنظام الأحکم"

پھر مرتب نے چند سطور کے بعد یہ شعر نقل کیا ہے:۔

محمد ونعمان ومالك وأحمد   وسفیان وأذکر بعد داؤد تابعاً

اور یہ تصریح کی ہے کہ پہلا تذکرہ امام أعظم کا ہے اور آخری تذکرہ احمد بن کمال پاشا متوفی ۹۴۰ھ کا ہے۔ خطبہ کی عبارت اور مرتب کی آخری تحریر سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ وِیَن کا نسخہ بلاشک وشبہ ابن الحنائی کا تالیف کردہ ہے۔ اس لئے کہ اس کتاب میں وہ تمام باتیں موجود ہیں جن کا تذکرہ حاجی خلیفہ نے اپنی کتاب میں کیا ہے، صرف چوتھی خصوصیت کی وضاحت اب تک نہ ہو سکی ہے کہ وِیَن کا نسخہ اکیس طبقات میں منقسم ہے یا نہیں۔ تو اس سلسلہ میں میں عرض کروں گا کہ یہ خصوصیت بھی اس مخطوطہ میں موجود ہے جس کی وضاحت بہت جلد چند سطور کے بعد آرہی ہے۔

اس کتاب کا دوسرا نسخہ خدا بخش لائبریری، پٹنہ میں ۲۴۵۳ نمبر کے ذیل میں محفوظ ہے۔ اس نسخہ کے دو ٹائٹل پیج ہیں۔ پہلے ٹائٹل پیج کے بعد دو تین اوراق میں غیر متعلقہ باتیں لکھی گئی ہیں۔ پھر اصل ٹائٹل پیج کے بعد کتاب کی ابتداء ہوتی ہے۔ اور دونوں ٹائٹل پیج پر کتاب اور مؤلف کا نام اس طرح مذکور ہے:۔

"طبقات الحنفیۃ لطاشکبری زادہ" [متوفی ۹۶۸ھ]

یہ نسخہ میری نظر سے گذر چکا ہے۔ کتاب کا یہ نام نہ تو خطبہ میں مذکور ہے اور نہ ترقیمہ میں۔ اسی طرح مؤلف کا یہ نام بھی کتاب کے متن میں کہیں مذکور نہیں ہے۔ کتاب کے ابتدائی چند صفحات کے بالائی حواشی میں ایک دو مقام پر طاشکبری زادہ کا نام ثبت ہے۔ میرا خیال ہے کہ کتاب کا یہ نام بالکل بے بنیاد ہے۔ اسی طرح طاشکبری زادہ کی طرف اس کتاب کا انتساب بھی بالکل غلط ہے۔ اور اس کے چند وجوہ ہیں:-

(۱) ملا طاشکبری زادہ کی تالیفات کی فہرست میں اس کتاب کا ذکر حوالجات کی کسی کتاب میں نہیں ملتا۔

(۲) اس نسخہ کے خطبہ کی عبارت بالکل وہی ہے جو وِیَن کے نسخہ سے نقل کی گئی ہے، یہاں تک کہ وہ شعر بھی اس نسخہ میں موجود ہے۔

(۳) یہ نسخہ بہت ہی مختصر ہے، صرف مشاہیر کے تذکرے پائے جاتے ہیں، اس کے اوراق کی تعداد ۶۷ ہے۔ پہلا تذکرہ امام اعظم کا ہے اور آخری تذکرہ احمد بن کمال پاشا کا ہے۔ اور یہ نسخہ اکیس طبقات پر مشتمل ہے۔

اِن تفصیلات سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ وِیَن کا نسخہ اور خدا بخش لائبریری کا نسخہ ان چاروں خصائص پر مشتمل ہے جن کا تذکرہ پہلے کیا جا چکا ہے۔ اور یہ نسخہ بھی ابن الحنائی کی کتاب کی ایک کاپی ہے نہ کہ طاشکبری زادہ کی کوئی نئی تصنیف ہے۔

گزارش

خریداری برہان یا ندوۃ المصنفین کی ممبری کے سلسلے میں خط و کتابت کرتے وقت یا منی آرڈر کوپن پر برہان کی چٹ نمبر کا حوالہ دینا نہ بھولیں تاکہ تعمیل ارشاد میں تاخیر نہ ہو۔ اس وقت بے حد دشواری ہوتی ہے جب آپ ایسے موقعہ پر صرف نام لکھنے پر اکتفا کر لیتے ہیں۔

(منیجر)